

سوال

کسی شخص سے تعلقات رکھنے کے بعد توبہ کرنے والی لڑکی سے منجھی کرنی ہو تو کیا لڑکی سے ماضی کے بارہ میں پوچھا جاسکتا ہے

جواب

بھلائی

نہی ماضی میں مبتلا ہو اور پھر اس سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، اور اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے چاہے اس کے گناہ جتنے بھی ہوں اور کتنا بھی عظیم اور بڑا جرم ہو۔
رجحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اُوہ کسی دوسرے کو اُوہ اور معبود نہیں بناتے، اور نہ ہی حرام کردہ جان کو حق کے بغیر قتل کرتے ہیں، اور نہ زنا کرتے ہیں، جو کوئی بھی ایسا کریگا وہ جھنگلا رہے، اور اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا
شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صحیحہ کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (68-70)۔

یہ ہے کہ وہ بچی اور خالص توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کر لے۔

کا احسان و کرم ہے کہ وہ بندے کی سز پو شی کرنا اور اس کے معاملہ کو ظاہر نہیں کرتا، اس لیے یہ بات بست ہی رہی ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو بات چھپا رکھی ہے وہ اسے ظاہر کرنا پھرے، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی سز پو شی کے ساتھ اپنے آپ کی سز پو شی رکھے۔
جس اور دلائل اس کی تائید کرتی ہیں، اور کئی مقامات پر ایسا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، ذیل میں چند ایک نصوص بیان کی جاتی ہیں:

ا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ان گدھی اشیا، سے اہتباب کرو جن سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے منع کیا ہے، اور اگر کوئی ان کا شکار ہو جائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی سز پو شی کے ساتھ سز پو شی اختیار کرنی چاہیے"

بر (663) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس بندے کی دنیا میں سز پو شی فرماتا ہے تو روز قیامت بھی اس کی سز پو شی فرمائیگا"

بر (2590)۔

توبہ کرنے والے اس شخص کے بارہ میں ہے جس کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دنیا میں سز پو شی کی تھی کہ اللہ آخرت میں بھی اس کی سز پو شی فرمائیگا، اور ایک حدیث میں اس کی تائید کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھائی۔

ما احمد میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ا، جب کا اسلام میں کوئی حصہ ہے اللہ اسے کی ماہ نہیں کریگا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اسلام کے ہمیں ہے، نماز روزہ اور زکوٰۃ، اور اللہ تعالیٰ جس بندے کا دنیا میں ولی بن جائے تو روز قیامت اس کا کوئی اور ولی نہیں بنے گا، اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ان کے ساتھ کر دینگا
بر (23968) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الامادیۃ الصحیحہ حدیث نمبر (1387) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

بی امت کو معاف کر دیا گیا ہے، لیکن وہ شخص جو اعلانہ گناہ کرتے ہیں، اور یہ بھی مجاہدہ میں شامل ہے کہ کوئی شخص رات کے کوئی عمل کرے اور صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل پر پردہ ڈالا تھا، وہ لوگوں کو کتنا پھرے میں نے رات ایسے ایسے کیا، رات کو اس کے رب نے
بر (6069) صحیح مسلم حدیث نمبر (2990)۔

عورت اپنے منگیترا یا ناود کو اپنی مصیبت و گناہ کے بارہ میں کچھ نہیں بتائیگی، اور اگر وہ اس سے پوچھے بھی تو وہ اسے مت بتائے، بلکہ وہ اس میں کناہ اور توریہ وغیرہ کر لے، یعنی وہ ایسی بات کرے جس سے سامع کوئی اور صغیبتا ہو، اور کلام کرنے والے کا صغیبتا کچھ اور ہو۔
کے: میرا تو کسی شخص کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا، اور اس میں اس کا مقصد یہ ہو کہ ایک یا دو روز قبل میرا کسی سے کوئی تعلق نہ تھا۔

م:

غلاظ والی بیوی اختیار کرنی چاہیے اس لیے اگر اسے ایسی بیوی مل جائے تو وہ اس کے ماضی کو تلاش نہ کرنا پھرے، اور نہ ہی اس کی ماضی و گناہ کے بارہ میں دریافت کرے، کیونکہ یہ اس کے مخالفت ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ پر وہ پو شی کو پسند کرتا ہے۔

ہ میں تو شک و شبہ پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے، اور تشویش پیدا ہوتی ہے، انسان اس کو کچھ سے غنی ہے، اسے یہی کافی ہے کہ جب اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اس کی بیوی اللہ کی اطاعت کرنے والی اور راہ مستقیم پر ہو، اور اس کے حکم کو تسلیم کرنے والی ہو۔

نہ کے ماضی کے بارہ میں دریافت مت کرے، کہ آوہ کسی دوسری سے محبت کرتا تھا یا اس نے کسی دوسری عورت سے تعلقات قائم کیے تھے، یا اس نے کوئی گناہ وغیرہ کیا ہے، کیونکہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، بلکہ یہ تو شر و برائی کا دروازہ کھولنے کا باعث بنتا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں، اور پھر یہ شر یہ ہے جس نے کچھ کوئی برائی اور غلطی نہ کی ہو، اور کوئی ایسا شخص ہے جس کی صرف نیکیاں اور اعمال صحیحہ ہی ہیں، اور کوئی اللہ کا بندہ ایسا ہے جس نے کچھ کوئی گناہ نہ کیا ہو جس سے وہ توبہ کی امید رکھے، اور اسے چھپائے ہم سب ایسے ہی ہیں۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر جب اللہ نے دین اسلام کا احسان کیا اور انہیں اپنے نبی کے ساتھ ایمان لا کر آگ سے بچایا تو اس سے قبل وہ کہاں اور کیسے تھے؟

کیا وہ ظلم و شرک کی اہتمام گہرائیوں میں نہیں پڑے ہوئے تھے؟

کیا وہ بتوں کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے؟

وہ کیا کچھ نہیں کرتے تھے؟

لیے آپ ماضی کے اوراق کو بھونٹیں وہ ان کے ذمے ہے اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دیں وہ ہر خفیہ اور ظاہر چیز کو جانتا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ:

گر چلی ہے اور اپنی حالت سنوار چکی ہے اور اس وقت اس کی حالت سے نیک و صلاح واضح ہے تو پھر استخارہ کرنے کے بعد اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کو اس کے ماضی کے متعلق نہیں دریافت کرنا چاہیے، کیونکہ اس سوال میں آپ کے لیے کوئی خیر و جلائی نہیں، اور پھر یہ تو پردہ پوشی۔

نتے ہیں کہ آپ کو جو اللہ نے پردہ پوشی کا جو حکم دیا ہے اس پر صبر نہیں کر سکتے ہیں، اور کسی کے عیب تلاش کرنے کو نہیں چھوڑ سکتے تو آپ اس لڑکی کو کسی دوسرے کے لیے رہنے دیں، اللہ تعالیٰ اسے آپ سے بہتر شخص عطا فرمائے گا، اور آپ کو بھی کوئی ایسی بیوی عطا فرمائے گا جو اس سے بہتر ہو۔

لی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم۔

اسلام سوال و جواب

147576